

ایران کا جدید آئینی مسودہ

ڈاکٹر سید علی رضا نقوی

ایران میں ایک طویل عوامی جدوجہد اور حالیہ اسلامی انقلاب کے بعد شہنشاہیت کے ڈھائی ہزار سالہ دور کا خاتمہ ہو گیا اور اس کے نتیجے میں عارضی طور پر ایک نگران حکومت بن گئی جس نے ۳۰-۳۱ مارچ ۱۹۷۹ء کو استصواب رائے عامہ کر لیا جس میں عوام کی بھاری اکثریت (۹۸.۲ فیصد) نے اسلامی جمہوریہ کے قیام کے حق میں رائے دی۔ اس کے بعد ایک آئینی مسودہ ایران کے بعض علماء اور ماہر قانون کی کمیٹی کی طرف سے تیار کیا گیا اور حال ہی میں اسے شائع کر کے اس کے بارے میں لوگوں سے رائے طلب کی گئی ہے۔ آئندہ چند ہفتے میں ایک ماہرین کی منتخب کمیٹی ان آراء و نظریات پر غور کر کے ایک آئینی مسودہ تیار کر کے عوام کے سامنے استصواب رائے کے لئے پیش کرے گی اور اس آئینی مسودہ کی عوامی منظوری کے بعد اسے نافذ کر دیا جائے گا اور آئندہ قومی اسمبلی اور صدارت جمہوریہ کے اختیارات اس آئین کے تحت عمل میں آئیں گے۔

واضح رہے کہ ایران میں سابق خاندان پہلوی سے پہلے قاجاری خاندان کی حکومت کے دوران ایک عوامی آئینی تحریک جسے "تحریک منروطیت" کہتے ہیں شروع کی گئی جس کا مقصد ایران میں استبداد، مطلق العنانی اور شخصی حکومت کو ختم کر کے آئینی حکومت کا قیام تھا۔ ایک طویل جہاد اور ہزاروں جانوں کی قربانی کے بعد بالآخر ۱۹۰۶ء (۱۳۱۱ جمادی الآخر ۱۳۲۳ھ) کو ایک آئین پر اس وقت کے شہنشاہ ایران نے دستخط کر دیئے اور اس طرح اس نے آئین کا پابند رہنے کا وعدہ کیا لیکن اس نے بعض ایرانی دفعات پر یکر عمل نہیں کیا۔

۱۹۲۵ء میں رضا شاہ نے قاجاری خاندان کا خاتمہ کر کے پہلوی خاندان کی حکومت کی بنیاد ڈالی۔ ۱۹۳۲ء میں اسے اتحادیوں نے معزول کر کے اس کے بیٹے محمد رضا شاہ کو اس کی جگہ تخت پر بیٹھا دیا جو حالیہ اسلامی انقلاب کی کامیابی تک ایران پر حکومت کرتا رہا۔ اس کے دور میں آئین میں چند بنیادی تبدیلیاں لائی گئیں اور بعض صریح آئینی خلاف ورزیاں بھی کی گئیں۔ ایرانی آئین کو پس پشت ڈال کر سابق شاہ نے عوام کے حقوق کو غصب کر کے ایک شخصی مطلق العنان استبدادی حکومت شروع کر دی جس کے خلاف گزشتہ سال ایک تہذیب دوست عوامی انقلاب کے نتیجے میں اس کی حکومت کا خاتمہ ہو گیا اور ایران کی تاریخ میں ایک نئے

عوامی دود کا آغاز ہوا۔

ہم یہاں ایران کے جدید آئینی مسودہ کا خلاصہ پیش کرتے ہیں۔

بنیادی اصول :- ایران کی مملکت اسلامی جمہوریہ ہوگی (دفعہ ۱) اس کا نظام ایک ایسا اتحادی نظام ہوگا جو اسلام کے بنیادی فعال اور انقلابی تہذیب کی اساس پر قائم ہو اور جس کا انحصار انسانی قدر و عظمت، ہر قسم کے تہذیبی سیاسی اور اقتصادی امتیازات کی نفی اور اسلامی تعلیمات کے مطابق لوگوں کو مفید علوم و تمدن کے مواقع سے استفادہ کرنے کی ضرورت پر ہوگا (دفعہ ۲)۔ حکومت کی بنیاد عوام کی رائے پر ہوگی اور ملک کے تمام مسائل کو قسراً ہی احکامات کے مطابق عوام کی منتخب اسمبلیوں کے ذریعہ حل کیا جائے گا (دفعہ ۳)۔ تمام قومیتوں کو مساوی حقوق حاصل ہوں گے (دفعہ ۵) آزادی اور استقلال کی ضمانت اور عقیدہ، تحریک و تقریر اور دوسری قانونی آزادیوں کو کسی سے سلب نہیں کیا جائے گا (دفعہ ۶)۔ ہر قسم کی وسیع پیمانہ مداخلت سے اجتناب اور دنیا کی کمزوروں کی ہر مداخلت کی حمایت کی جائے گی (دفعہ ۷)۔ جدید علوم و فنون سے استفادہ کر کے ملکی صنعت و زراعت کو فروغ دیا جائے گا۔ لیکن دوسرے نظاموں سے ہر قسم کی وابستگی اور ان سے متاثر ہونے سے پرہیز کیا جائے گا (دفعہ ۸)۔ ہر فرد کو محنت کی آزادی ہوگی اور ہر قسم کا استحصال ممنوع ہوگا (دفعہ ۹)۔ حکومت تمام لوگوں کو تعلیم و تربیت کے مواقع فراہم کرے گی تاکہ ان کی محدودیت کسی کی ترقی میں حائل نہ ہو (دفعہ ۱۰)

حکومت خاندان کی تشکیل اور ازدواجی زندگی کے استحکام کے اسباب فراہم کرے گی (دفعہ ۱۱)۔ ماں کو اپنے بچوں کی تربیت کا حق ہوگا اور لڑکیوں کی تعلیم و تربیت معاشرہ کا فرض ہوگا جس کے لئے ہر ماں کے لئے مادی اور روحانی امکانات فراہم کئے جائیں گے (دفعہ ۱۲)۔

سرکاری مذہب اور اقلیتیں :- ایران کا سرکاری دین اسلام اور مذہب جعفری ہوگا جو ایران کے مسلمانوں کی اکثریت کا مذہب ہے لیکن دوسرے مذاہب کا بھی پورا پورا احترام کیا جائے گا بشمول زیدی، حنفی، مالکی، شافعی اور حنبلی مذاہب کے، اور جہاں جہاں ان کے پیرو اکثریت میں ہیں وہاں ان مذاہب کے مطابق عمل ہوگا۔ شخص قوانین اور دینی تعلیم و تربیت کے معاملہ میں ہر مسلمان کو اپنے مذہب کے مطابق عمل کرنے کی آزادی ہوگی (دفعہ ۱۳)۔ ایران میں زرتشتی، یہودی اور عیسائی لوگ جو سرکاری طور پر دینی اقلیتیں شمار کئے جاتے ہیں ان کو دینی مراسم کی بجا آوری، اپنی دینی تعلیمات اور شخص قوانین پر عمل کی آزادی ہوگی (دفعہ ۱۴)۔

اقتدار اعلیٰ اور حکومت کے شعبے :- قومی اقتدار اعلیٰ تمام عوام کا مشترک حق ہے اور اسے کسی ذات یا خاص گروہ کے مفادات کے لئے استعمال نہیں کیا جائے گا۔ (دفعہ ۱۵)۔

حکومت کے کمینوں شعبے، مقننہ، عدلیہ اور انتظامیہ میں ایک دوسرے سے متوازن ہوں گے (دفعہ ۱۶)۔ مقننہ کے اختیارات

کا استعمال تو ہی اسمبلی کے ذریعہ ہوگا جس کے فیصلے صدر جمہوریہ کی توثیق کے بعد عدلیہ اور انتظامیہ کو نافذ کرنے کے لیے بھیج دیئے جائیں گے۔ اہم اقتصادی، سیاسی اور معاشرتی مسائل میں مقننہ کے اختیار کا استعمال عوامی رائے شماری اور استنباط رائے عامہ کے ذریعہ عمل میں لایا جاسکے گا۔ (دفعہ ۱۱)۔ عدلیہ کے اختیارات کا استعمال عدالتوں کے ذریعہ ہوگا جس کا قیام اسلامی معیاروں کے مطابق عمل میں آئے گا اور عوامی حقوق کا تحفظ اور اسلامی عدل و انصاف کا نافذ ان کا فرض ہوگا۔ (دفعہ ۱۸)۔ انتظامیہ کے اختیارات کا استعمال صدر جمہوریہ اور کابینہ کے ذریعہ عمل میں آئے گا۔ (دفعہ ۱۹)۔

سرکاری پچھم، زبان اور رسم الخط۔ ایران کا سرکاری پچھم سبز سفید اور سرخ رنگوں کا اور اسلامی جمہوریہ کے مخصوص نشان کے ساتھ ہوگا (دفعہ ۲۰)۔ ایران کے لوگوں کی مشترک زبان اور رسم الخط فارسی ہوگا اور تمام سرکاری دستاویزات اور خط و کتابت اسی زبان اور رسم الخط میں ہوں گے لیکن سکولوں اور مقامی جرائم میں علاقائی زبانوں کے استعمال کی آزادی ہوگی (دفعہ ۲۱)۔

قوم کے حقوق۔ تمام افراد قانون کی نظر میں برابر ہوں گے (دفعہ ۲۲)۔ لوگوں کا عقیدہ، حیثیت، جان، جائے رہائش اور پیشہ قانوناً محترم اور ہر قسم کے تجاویز سے محفوظ ہوگا (دفعہ ۲۳)۔ لوگوں کی ڈاک اور ٹیلیفون سنسر اور ٹیپ سے محفوظ ہوں گے اور ٹیلیگرام یا ٹیلیکس کی ترسیل کو کوئی پابندی نہیں ہوگی (دفعہ ۲۴)۔ اخبارات کو تبرول کی اشاعت اور اپنی رائے کے اظہار کی آزادی ہوگی سوائے عفت عمومی یا دینی شعائر وغیرہ کے منافی مواد کی اشاعت کے (دفعہ ۲۵)۔ دینی سیاسی اور مختلف پیشوں کی پارٹیوں اور تنظیموں کے قیام کی قانونی حدود میں آزادی ہوگی (دفعہ ۲۶)۔ پرامن جلسوں اور جلسوں کی آزادی ہوگی (دفعہ ۲۷)۔ ہر شخص کو ہر جائز پیشہ اختیار کرنے کی آزادی ہوگی (دفعہ ۲۸)۔ حکومت کا فرض ہوگا کہ لوگوں کو صحت، علاج، بیکاری، ضعف، العمری اور کام سے معذوری کے بیمہ کا تمام لوگوں کے لیے انتظام کرے۔ کاشتکاروں، مزدوروں اور کم آمدنی والے گروہوں کو ترجیح دی جائے گی (دفعہ ۲۹)۔ افراد ایرانی شہریت سے صرف اس صورت میں محروم کئے جاسکیں گے جب وہ کسی دوسرے ملک کی شہریت قبول کریں (دفعہ ۳۰)۔ ہر شخص کو حصول انصاف کے لیے مجاز عدالت سے رجوع کرنے کا حق ہوگا (دفعہ ۳۱)۔ ہر شخص اس وقت تک بے گناہ متصور ہوگا جب تک اس کا جرم کسی مجاز عدالت میں ثابت نہیں ہو جاتا۔ (دفعہ ۳۲)۔ کسی شخص کو عدالتی حکم یا قانونی طریقہ کے بغیر گرفتار نہیں کیا جاسکے گا۔ گرفتاری کی صورت میں مردم کو زیادہ سے زیادہ جو بیس گھنٹے کے اندر گرفتاری کے اسباب و دلائل سے آگاہ کر دینا ضروری ہوگا (دفعہ ۳۵)۔ اقرار جرم کے لیے جسمانی یا روحانی ایذا پہنچانا ممنوع ہوگا (دفعہ ۳۶)۔ نجی ملکیت جو قانونی ذرائع سے حاصل کی گئی ہو محترم ہوگی (دفعہ ۳۷)۔ اور اس پر بغیر قانون کی منظوری یا جائز قیمت کی ادائیگی کے ضرورت عامہ کے نام پر حکومت قبضہ نہیں کر سکتی (دفعہ ۳۸)۔ ہر شخص کو قانونی طور پر اپنے علمی ادبی، ہنری اور صنعتی کارناموں کے مادی اور روحانی فوائد سے بہرہ ور ہونے کا حق ہوگا (دفعہ ۳۹)۔ قابل کاشت زمین کو زمینوں کو بغیر معقول وجہ کے غیر محرم نہیں ہونا چاہیے گا (دفعہ ۴۰)۔ ہر شخص کو قابل کاشت زمین کو

نمبر نمبر و نمبر میں تبدیل کرنا (جی) ممنوع ہوگا (دفعہ ۳۵)۔

زیر زمین اور سمندری وسائل، کانیں، جنگلات، بند، دریا اور پانی کے دوسرے ذخائر، منجم زمینیں اور چراگاہیں قومی ملکیت شمار ہوں گی (دفعہ ۳۶)۔ اگر صنعتوں، زراعت یا تجارت کے شعبوں میں نجی ملکیت مفاد عامہ کے لئے باعث ضرور یا تجاویز ہو، تو قومی اسمبلی کی منظوری سے اس کو قومی ملکیت قرار دیا جاسکے گا (دفعہ ۳۷)۔

قومی اسمبلی اور اس کے اختیارات - قومی اسمبلی کے نمائندے خفیہ رائے دہی کے ذریعہ (دفعہ ۳۸) چار سال کے لئے (دفعہ ۳۹) دوسو ستر کی تعداد میں (دفعہ ۵۰) انتخاب کئے جائیں گے۔ زرتشتی اور یہودی ایک ایک ایسا ایک عیسائی لوگ دو نمائندے جدا جدا منتخب کریں گے (دفعہ ۵۰)، اور تمام ارکان اسمبلی باقاعدہ اجلاس سے پہلے ایک حلف اٹھائیں گے جس میں اللہ تعالیٰ، قرآن اور انسانی شرافت کی قسم کھا کر عہد کریں گے کہ اسلامی انقلاب سے حاصل شدہ نتائج اور اسلامی جمہوریہ کے اصولوں اور قوم کی طرف سے سونپی ہوئی امانت کی حفاظت کریں گے، بغیر مسلم اقلیتی نمائندے اپنی آسمانی کتاب کا نام لیں گے۔ (دفعہ ۵۱)۔ قومی اسمبلی عام قومی مسائل سے متعلق قانون سازی کیگی (دفعہ ۵۵)۔ جو اسلام اور آئین کے منافی نہ ہوں (دفعہ ۶۶)۔ اسمبلی ملک کی سرحدی حدود میں تبدیلی کی منظوری (دفعہ ۵۹)، پبلک کمپنیوں اور اداروں کے قیام اور تبادلات، صنعتی، زرعی اور معدنی امور میں اجارہ داری کی اجازت دیگی (دفعہ ۶۰) مارشل لا کا نفاذ سوائے جنگ کے موقع پر ممنوع ہوگا (دفعہ ۶۸) کم از کم دس نمائندے حکومت سے جواب طلبی کر سکتے ہیں جس کی سماعت کے بعد حکومت اعتماد کا ووٹ لے گی عدم اعتماد کی صورت میں حکومت معزول ہو جائے گی۔ اور وزیراعظم یا اس وزیر کو جس سے جواب طلبی کی گئی ہو آئندہ فوری بننے والی کابینہ میں شرکت کا حق نہیں ہوگا (دفعہ ۶۰)۔ ارکان اسمبلی پر قابل دست اندازی پولیس جرم کے ارتکاب کی صورت میں فوراً اور ناقابل دست اندازی پولیس جرم کی صورت میں اسمبلی کی اجازت سے مقدمہ چلایا جائے گا۔ (دفعہ ۷۱)

رہا عامہ، صحت، تعلیمی، تہذیبی اور اقتصادی اصلاحات کے لئے ہر دیہات، شہر، ضلع، ڈویژن اور صوبہ میں مخصوص کونسلیں ہوں گی (دفعہ ۷۳)۔

صدر جمہوریہ اور اس کے اختیارات - صدر جمہوریہ داخلی اور بین الاقوامی تعلقات، اور آئین کے نفاذ سے متعلق امور میں ملک کی بلند ترین حیثیت کا مالک اور حکومت کے تینوں شعبوں میں باہمی نظم پیدا کرنے کا ذمہ دار ہوگا (دفعہ ۷۵)۔ وہ مسلمان، ایرانی الاصل اور ایرانیان کا شہری ہوگا (دفعہ ۷۶)، اور چار سال کے لئے منتخب ہوگا اور صرف ایک دفعہ مزید منتخب ہو سکے گا (دفعہ ۷۷)۔ وہ اسمبلی میں براہ راست عام رائے دہی کے ذریعہ ایک حلف پڑھ کر اس پر دستخط کرے گا جس میں اللہ تعالیٰ اور قرآن کریم کی قسم کھا کر عہد کرے گا کہ آئین اور ملک کے سرکاری مذہب کا نگہبان رہے گا۔ افراد کی آزادی، تمام اور حقوق کی تحفظ کے لئے ہوگا۔ ہر قسم کی امانیت سے

پہنچ کرے گا (دفعہ ۸۲)۔ صدر قوانین کی توثیق مقررہ مہلت کے اندر کرے گا (دفعہ ۸۳)۔ جن قوانین کو وہ آئین یا اسلامی شریعت کے منافی سمجھتا ہو ان کو اسمبلی کو نظر ثانی کے لئے بھیج سکے گا اور مکرر اعتراض ہونے کی صورت میں آئین کی محافظ کونسل کے سامنے پیش کرے گا۔ (دفعہ ۸۴)، سوائے مالی بلوں کے جن پر اسمبلی کی نظر ثانی کے بعد صدر کو توثیق کرنا ہوگی (دفعہ ۸۵) انتظامیہ اور قومی اسمبلی کے درمیان ناقابل عمل اختلاف کی صورت میں صدر، استصواب رائے عامہ کے ذریعہ اسمبلی کو قوم کی منظوری سے تقرر کر اسمبلی کے نئے انتخاب کا فوری اعلان کرے گا تاکہ چھ ہفتہ کے اندر نئی اسمبلی کام شروع کر دے (دفعہ ۸۶)۔ صدر کو اسمبلی کی منظوری سے عام معافی کا اعلان (دفعہ ۹۰)، حکومت کی طرف سے اعزازی نشانات و القاب کے عطا کرنے (دفعہ ۹۱)، دوسرے ملکوں میں بھیجے جانے والے ایرانی سفراء کے تقرر (دفعہ ۹۲)، تمام ایرانی افواج کی کمان (دفعہ ۹۳)، دوسری حکومتوں سے معاہدوں (دفعہ ۹۴) اور اسمبلی کی منظوری سے جنگ کرنے یا جنگ بندی کے اعلان کا حق ہوگا (دفعہ ۹۵) صدر کی غیر حاضری یا بیماری کی صورت میں صدارت جمہوریہ کو نسل جو ذریعہ اعظم، قومی اسمبلی کے اسپیکر اور عدالت عظمیٰ کے چیف جسٹس پر مشتمل ہرگی صدر کے فرائض انجام دے گی۔ (دفعہ ۹۶)۔ صدر کی معزولی، طویل بیماری یا دوسرے اسباب کی بنا پر صدر کی بطنی کی صورت میں صدر کا انتخاب پچاس روز کے اندر جو مالازمی ہوگا (دفعہ ۹۸)۔ صدر پر خیانت یا ملک کی سلامتی کے خلاف سازش کے الزام کی صورت میں قومی اسمبلی کے تمام ارکان کی تین چوتھائی تعداد کی رائے سے عدالت عظمیٰ میں مقدمہ چلایا جاسکے گا۔ (دفعہ ۱۰۲)۔

کابینہ۔ وزیر اعظم کی تجویز اور صدر کی منظوری سے تقرر ہونگے اور قومی اسمبلی سے اعتماد کا ووٹ حاصل کریں گے (دفعہ ۱۰۳) کابینہ کی صدارت وزیر اعظم کرے گا (دفعہ ۱۰۴)۔ وزیر اعظم کا مسلمان، ایرانی الاصل اور ایرانی شہری ہونا لازمی ہوگا۔ (دفعہ ۱۰۶)۔ کابینہ کا ہر رکن اسمبلی کے سامنے جوابدہ ہوگا (دفعہ ۱۰۹)۔ اگر وزیر اعظم یا کسی وزیر پر خیانت یا ملک کی سلامتی کے خلاف سازش کا الزام لگایا گیا ہو تو اسمبلی کی اکثریت کے ووٹ سے اس پر عدالت عظمیٰ میں مقدمہ چلایا جاسکے گا (دفعہ ۱۱۲)۔

مالیاتی امور۔ ہر قسم کا ٹیکس صرف قانون کے ذریعہ عائد کیا جائے گا (دفعہ ۱۱۴)۔ مالیاتی نظام عدل اور انصاف پر مبنی ہونا چاہیے (دفعہ ۱۱۵)۔ قومی بجٹ کو حکومت تیار کر کے قومی اسمبلی کی منظوری سے نافذ کرے گی (دفعہ ۱۱۶)۔ فوج۔ ملک کے استقلال اور علاقائی سالمیت کا تحفظ ایران کی اسلامی جمہوریہ کی فوج کی ذمہ داری ہوگی (دفعہ ۱۱۷)۔ کوئی غیر ملکی افسر یا سپاہی ایرانی فوج میں قبول نہیں کیا جائے گا (دفعہ ۱۲۲)۔ سالانہ فوجی اخراجات کی منظوری قومی اسمبلی دے گی۔ (دفعہ ۱۲۳) کسی بھی غیر ملکی فوجی اڈہ کا قیام ایران میں ممنوع ہوگا اگرچہ اس کے مقاصد پر امن ہی کیوں نہ ہوں (دفعہ ۱۲۴)۔

عدلیہ - عوام اپنی شکایات کے سلسلہ میں ملک کی عدالتوں سے رجوع کر سکیں گے (دفعہ ۱۲۶)۔ عدلیہ مستقل ہوگی اور صدر اس کے استقلال کا ضامن ہوگا (دفعہ ۱۲)۔ جن مہدوں میں کسی جج کو فیصلہ دینے کے لئے موجودہ قوانین میں سند نہ ملتی ہو، تو وہ شریعت رواج، مسلم رسم، یا عام عدل و مصلحت کے تقاضوں کے پیش نظر فیصلہ دے گا۔ (دفعہ ۱۳۶)۔ خاص فوجی ذرائع سے متعلق جرائم کے لئے خاص فوجی عدالتیں قائم کی جائیں گی جبکہ فوجیوں اور پولیس کے دوسرے مقدمات کی سماعت عام عدالتوں میں ہوگی (دفعہ ۱۳۸)۔ شعبہ عدلیہ سے متعلق امور میں ججوں کا تقرر یا معزولی وغیرہ اعلیٰ عدالتی کونسل انجام دے گی جو عدالت عظمیٰ کے شعبوں میں سے تین افراد، دس سالہ تجربہ رکھنے والے ججوں میں سے چھ افراد، عدالت عظمیٰ کے چیف جسٹس اور آٹا رنی پرنسپل ہوگی جو پانچ سال کے لئے مقرر کئے جائیں گے (دفعہ ۱۳۹)۔

انتظامی عدالت - حکومت کے ملازمین کے خلاف عوام کی شکایات کی سماعت کے لئے مخصوص انتظامی عدالت قائم کی جائے گی (دفعہ ۱۴۱)۔

آئین کی محافظ کونسل - آئین کے تحفظ کے لئے ایک آئین کی محافظ کونسل قائم کی جائے گی جس میں شرعی مسائل میں اجتہاد کرنے والوں میں سے پانچ افراد اور قانونی مسائل میں نظر رکھنے والوں میں چھ افراد شامل ہوں گے جن میں سے تین افراد ملک کے لاکالوں کے استادوں اور تین عدالت عظمیٰ کے ججوں میں سے قومی اسمبلی کا انتخاب کرے گی (دفعہ ۱۴۲)۔ ان کا انتخاب دس سال کے لئے ہوگا لیکن پہلے دو برس پانچ سال بعد ہر گروہ میں سے دو افراد قریباً اندازہ کے ذریعہ بدل دیئے جائیں گے (دفعہ ۱۴۳)۔ محافظ کونسل کسی مرجع تقلید، صدر، عدالت عظمیٰ کے چیف جسٹس یا آٹا رنی پرنسپل کی درخواست پر کسی قانون پر غور کر سکے گی، بشرطیکہ اس قانون کی توثیق کو ایک ماہ سے زیادہ مدت نہ گزری ہو (دفعہ ۱۴۴)۔ اگر کونسل کسی قانون کو مسلم شرعی اصولوں کے صریحاً مخالف یا دستور کے دوسرے اصولوں کے منافی سمجھے تو وہ دلائل کیساتھ اس قانون کو قومی اسمبلی کو نظر ثانی کیلئے بھیج سکے گی اور قومی اسمبلی ان مذکورہ دلائل کے پیش نظر اس پر نظر ثانی کرے گی (دفعہ ۱۴۵)۔ کونسل کم از کم دو تہائی ارکان کی رائے سے فیصلہ کرے گی۔ (دفعہ ۱۴۶)۔

آئین میں تبدیلی - اگر قومی اسمبلی کی اکثریت یا کابینہ کی تجویز پر صدر آئین کی ایک یا متعدد دفعات میں نظر ثانی کی ضرورت کی درخواست کرے تو نظر ثانی کا بل قومی اسمبلی یا کابینہ تیار کر کے قومی اسمبلی کے سامنے پیش کرے گی۔ قومی اسمبلی کے دو تہائی ارکان کی توثیق پر قوم سے استصواب رائے عامہ کے ذریعہ اس کی منظوری لی جائے گی۔ البتہ ملک کے نظام کا اسلامی ہونا اس دفعہ میں شامل نہیں ہوگا (دفعہ ۱۴۸)۔

نشریات کی آزادی - نشریاتی اداروں (ریڈیو اور ٹیلی ویژن) سے خبروں وغیرہ کے نشر ہونے کی آزادی ہوگی۔ ان اداروں کا نظم و نسق مملکت کے میوز شعروں کی مشترک نیگراتی میں عمل میں آئے گا (دفعہ ۱۵۱)۔